مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، اعتکاف کن کن امور بجالانے سے ٹوٹ جاتا ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

الجامعۃ الاشرفیہ
دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

واضح رہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف "سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ" ہے، جس کے لئے روزہ شرط ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "معتکف کے لئے صحیح طریقہ یہ ہے کہ وہ نہ کسی مریض کی عیادت کو جائے، نہ کسی جنازے میں شریک ہو، نہ کسی عورت کو چھوئے، نہ ازدواجی عمل کرے، نہ ہی کسی ناگزیر ضرورت کے بغیر کسی ضرورت کے لئے (مسجد سے) باہر نکلے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہ کرے اور (مرد) جامع مسجد میں (ہی اعتکاف کرے)۔ (سنن ابو داؤد، رقم الحدیث: ۲٤٧٣)"۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکف کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے، اور (باوجود اِس کے کہ وہ مسجد میں ٹھہرا ہوا ہے اور اُن نیکیوں کے لئے مسجد سے نہیں نکلتا لیکن) اس کے لئے نیکیاں جاری رہتی ہیں جیسے کہ وہ ان تمام نیکیوں کا کرنے والا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: ۱۷۸۱)"۔

اعتکاف کی صحت کے لئے مفسدات سے بچنا ضروری ہے۔ ۱۔ معتکف کو طبعی و شرعی ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے، رات میں نہ دن میں، اگر بلا ضرورت ایک لمحہ کو بھی نکلا تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔ (الف) شرعی عذر سے مراد غسل واجب یا وضو کے لئے مسجد سے نکلنا۔ (ب) طبعی عذر سے مراد قضائے حاجت کے لئے مسجد سے نکلنا۔

۲۔ اگر مسجد میں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ پڑھنے کے لئے دوسری مسجد میں جانا عذرِ شرعی ہے، اس کے لئے اذان جمعہ کے بعد نکلے۔ ۳۔ کسی وقت کوئی حادثہ ہو جائے تو جان و مال بچانے کے لئے مسجد سے نکلنا جائز

ہے۔۴۔ مریض کی عیادت اور نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے اگر مسجد سے باہر گیا، تو اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔۵۔بیوی سے جماع کرنا، بوسہ دینا، لمس اور معانقہ کرنا یہ تمام امور ناجائز ہیں، ان سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔۶۔ معتکف کو بے ہوشی یا جنون طاری ہوا اور اتنا طول پکڑ گیا کہ روزہ نہ ہو سکے تو اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے اور قضاء واجب ہے۔۷۔ مرض کے علاج کے لئے مسجد سے نکلے تو اعتکاف فاسد ہو گیا۔۸۔اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے، اس لئے روزہ توڑنے سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یاد تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھاتے رہے یا غروبِ آفتاب سے پہلے ہی اذان شروع ہو گئی یا افطار کر لیا پھر پتا چلا کہ وقت سے پہلے افطار کر لیا ہے، اس طرح بھی روزہ ٹوٹ جائے گا یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا، تو ان تمام صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اعتکاف بھی فاسد ہو گیا۔

خلاصہ کلام: اعتکاف کو توڑنے والے امور درج ذیل ہیں :

1۔ بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا

2۔ حالتِ اعتکاف میں مباشرت کرنا۔

3۔ عورت اعتکاف میں ہو تو حیض و نفاس کا جاری ہو جانا۔

4۔ کسی عذر کے باعث اعتکاف گاہ سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔ ان سب صورتوں میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وإن كان ساعة (فتاوى الهندية ج١ ص٢١٢، وغيره)والله تعالٰى اعلم بالصواب

الجواب صحیح
محمد افتخار بیگ عفی عنہ
۱۲/۹/۱۴۴۴ھ

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ
رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۱۲/رمضان المبارک/۱۴۴۴ھ
03/اپریل/2023ء

الجواب صحیح
[illegible]

دار الافتاء الجامعۃ الاشرفیہ
شارع فیروزپور لاہور

دار الافتاء
رقم الافتاء 100/153
التاریخ 03/04/23